6295 ـ اكيلا نماز ادا كرے تو خشوع پيدا ہوتا ہے، اور مسجد ميں خشوع نہيں ہوتا

سوال

مجھے ايك مشكل درپيش ہے كہ جب ميں باجماعت نماز ادا كروں چاہے امام بنوں يا مقتدى جو اس ميں خشوع بہت قليل ہوتا ہے، ليكن جب ميں انفرادى نماز ادا كروں تو زيادہ خشوع و خضوع پيدا ہوتا ہے.
كيا ميرے ليے انفرادى نماز ادا كرنا جائز ہے، چاہے جماعت ہو رہى ہو يا پھر جماعت شروع ہونے والى ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ميرے سوال كرنے والے بھائى آپ نے جو كچھ بيان كيا ہے كہ اكيلے نماز ادا كرنے كى صورت ميں آپ كو زيادہ خشوع حاصل ہوتا ہے، جو نماز باجماعت ميں حاصل نہيں ہوتا، يہ ايك شيطانى چال ہے جس سے ہميں اللہ تعالى نے اس فرمان بارى تعالى ميں منع فرمايا ہے:

اور تم شيطان كى راہ پر نہ چلو يقينا وہ تمہارا واضح اور كھلا دشمن ہے البقرۃ (167).

نماز باجماعت مسجد ميں ادا كرنا واجب ہے، اور شيطان آپ كو عدم خشوع كے شبہ ميں ڈال كر اس واجب سے دور ہٹانا چاہتا ہے، اور آپ كو اكيلے اور انفرادى نماز ادا كرنے كے خوبصورت اور سہانے خواب دكھا رہا ہے كہ ايسا كرنے سے زيادہ خشوع و خضوع پيدا ہوتا ہے.

حقيقت يہ ہے كہ شيطان آپ كو اللہ تعالى كے گھر مسجد اور اپنے مسلمان بھائيوں كے ساتھ مسجد ميں نماز باجماعت ادا كرنے سے دور كر رہا ہے تا كہ آپ اكيلے ہو جائيں.

حالانكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان فرمايا ہے كہ نماز باجماعت ترك كرنے والوں پر شيطان غالب آ جاتا ہے، ابو داود كى درج ذيل حسن حديث ميں ہے:

ابو درداء رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو فرماتے ہوئے سنا:

" كسى بستى ميں رہنے والے يا تين باديہ نشينوں ميں نماز باجماعت نہ ہو تو ان پر شيطان غالب ہو جاتا ہے، آپ نماز باجماعت كو لازم كريں، كيونكہ عليحدہ اور دور رہ جانے والى بكرى كو بھيڑيا كھا جاتا ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (547) يہ حديث صحيح الجامع ميں ہے.

زائدہ كہتے ہيں كہ سائب كا كہنا ہے: يعنى نماز باجماعت ميں.

نماز باجماعت كے حكم ميں شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اللہ عزوجل نے اپنى كتاب عزيز ميں نماز باجماعت ادا كرنے كى عظيم شان بيان كى ہے، اور اللہ كے رسول كريم محمد صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى اسے عظيم بيان كيا ہے.

چنانچہ اللہ تعالى نے اس كى محافظت اور نماز باجماعت كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

نمازوں كى محافظت كرو، اور بالخصوص درميان والى نماز كى، اور اللہ تعالى كے ليے باادب كھڑے رہا كرو البقرۃ (238).

نماز باجماعت كى ادائيگى كے وجوب كرنے والے دلائل ميں يہ فرمان بارى تعالى بھى ہے:

اور نماز قائم كرو، اور زكاۃ ادا كرتے رہو، اور ركوع كرنے والوں كے ساتھ ركوع كرو البقرۃ (43).

اس آيت كى ابتدا ميں نماز قائم كرنے كا حكم ديا، اور پھر نمازيوں كے ساتھ نماز ميں شريك ہونے كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

اور ركوع كرنے والوں كے ساتھ ركوع كر.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے خوف اور جنگ كى حالت ميں بھى نماز باجماعت ادا كرنا واجب كيا ہے تو پھر امن كى حالت ميں كيسے ہو گا ؟

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب آپ ان ميں ہوں اور ان كے ليے نماز كھڑى كرو تو آپ كے ساتھ ايك گروہ نماز ادا كرے، اور چاہيے كہ وہ اپنا اسلحہ ساتھ ركھيں، اور جب وہ سجدہ كر ليں تو وہ ہٹ كر تمہارے پيچھے آ جائيں، اور پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز ادا نہيں كى تو وہ آپ كے ساتھ نماز ادا كرے، اور اپنا بچاؤ اور اسلحہ اپنے ساتھ ركھيں النساء (102).

اگر كسى كو نماز باجماعت ادا نہ كرنے كى رخصت ہوتى تو لڑنے والوں اور جنگ كرنے والوں كے ليے بالاولى اجازت ہونى چاہيے تھى.

صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دوں اور پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو جن کے پاس ایندھن ہو لے کر ان مردوں کے پیچھے جاؤں جو نماز کے لیے نہیں آئے اور انہیں گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں "

صحیح بخاری (2 / 852) حدیث نمبر (2288) صحیح مسلم حدیث نمبر (1 / 451) حدیث نمبر (651).

اور صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالی کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التزام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایک مسجد جائے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی ایک نیکی لکھتا اور ایک درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایک برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، ایک شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم (1 / 453) حدیث نمبر (654).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لانے والا کوئی نہیں جو مجھے مسجد تک لانے میں میری موافقت کرے، کیا آپ مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دیتے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اذان سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر آیا کرو "

صحیح مسلم (1 / 452).

اور پھر باجماعت نماز ادا کرنے میں بہت فوائد ہیں، جن میں ایك دوسرے سے تعارف، اور نیکی و بھلائی، اور تقوی میں ایك دوسرے سے تعاون اور ایك دوسرے کو حق کی تلقین اور اس پر صبر کرنے کی تلقین کرنا، اور جاہل کا حصول تعلیم، اور اللہ تعالی کے شعار کا اظہار، اور اہل نفاق کو غیض و غضب دلانا، اور ان کی راہ سے دور رہنا.

اس کے ساتھ ساتھ نماز سے پیچھے رہنے والے کا علم ہونا اور پھر اسے نصیحت اور اس کی راہنمائی کرنا کہ وہ اس میں سستی و کاہلی نہ کرے، یا پھر اگر وہ مریض ہے تو اس کی بیمار پرسی کرنا، اس کے علاوہ بھی کئی ایك فوائد ہیں.

نماز باجماعت سے پیچھے رہنا - اللہ اس سے بچا کر رکھے - بعض اوقات بالکل ہی نماز ترك کرنے کا باعث بن جاتا ہے، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ نماز ترك کرنا کفر اور گمراہی، اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل حدیث میں ایسا ہی فرمایا ہے:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بندے اور کفر و شرك کے مابین حد فاصل ترك نماز ہے "

صحیح مسلم (1 / 88) حدیث نمبر (82).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

" ہمارے اور ان کے مابین جو عہد ہے وہ نماز ہے، جس نے نماز ترك کی اس نے کفر کیا "

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن صحیح کہا ہے، دیکھیں صحیح ابن حبان (4 / 305) حدیث نمبر (1454). اھـ

میرے بھائی آپ یہ علم میں رکھیں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندے پر کوئی حکم واجب کریں اور پھر خیر و بھلائی کسی اور چیز میں ہو، اللہ سبحانہ وتعالی نے نماز باجماعت ادا کرنا واجب کیا ہے، لہذا نماز باجماعت ادا کرنا اور اس میں خشوع اختیار کرنا ضروری ہے.

لیکن بعض اوقات انسان کی خلوت میں وہ خشوع حاصل ہوتا ہے جو اسے مسجد میں حاصل نہیں ہوتا، جیسا کہ بہت سے نمازی قیام اللیل میں محسوس کرتے ہیں، چنانچہ جب وہ اپنے گھر میں قیام اللیل کریں تو انہیں دوران قیام رونا آتا ہے، لیکن جب وہ مسجد میں ادا کریں تو رونا نہیں آتا، اور یہ مسجد میں ادائیگی کے منافی نہیں.

مطلوب یہ ہے کہ ہم نماز باجماعت وغیرہ میں خشوع و خضوع پیدا کرنے والے اسباب اختیار کریں، اور سب نمازیں اس طرح ادا کریں جس طرح اللہ تعالی نے ہمیں ادا کرنے کا حکم دیا ہے.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم والا ہے، اور وہی بہتر راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے سردار نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .